سوال

(472) تعاقب-تاڑی کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر ا کا جواب جو آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ صبح صبح جب تاڑی اتارتے ہیں اس وقت نشہ نہیں ہوتا یہ تجربہ آپ کو کیسے ہوا کہ صبح کی تاڑی میں نشہ نہیں ہوتا، صوبہ بہار میں الصباح تاڑی اتارتے ہیں اور پینے والے اسی وقت پینا شروع کردیتے ہیں اوران میں نشہ بھی ہوتا ہے اس فتوی کو سنکر عام جہلاء خوشی منارہے ہیں کہ جب صبح کی تاڑی پینا شرعاً جائز ہے تو اب صبح کی تاڑی پیا کریں گے مہربانی فرماکر تحقیق کرکے اس فتوئے کو دوبارہ اہلحدیث اخبار میں شائع کریں۔

(الرقم ماسٹر قطب الدین احمد از بھدیسر خریدار نمبر ۱۱۴۲۹)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم نے صوبہ بہار میں خود دریافت کیا تو یہی بتایا گیا کہ صبح سویرے تاڑی نشہ آور نہیں ہوتی اب جو آپ نے اس کی بابت لکھا ہے تو صحیح فتوی یہی ہو گا کہ تاڑی پر حال میں حرام ہے مزید تحقیق کے لئے میں مولوی حکیم مولوی عبدالخبیر صاحب کو تکلیف دیتا ہوں کہ صحیح تحقیق سے اطلاع دیں، سوال قابل غور اتنا ہے کہ تاڑی نچڑنے میں نشہ آور ہوجاتی ہے یا سورج چڑھے اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے، (۳۱ مارچ ۱۹۳۲ء سے)

تاڑی کی تحقیق

جناب مولانا صاحب امابعد! آپ نے کھجور کی تاڑی کی مزید تحقیق کی کے متعلق جناب مولوی حکیم عبدالخبیر صاحب کو تکلیف دی ہے مجھ کو جہاں تک تحقیق ہے لکھتا ہوں بنگال میں خصوصاً ضلع راجشاہی اور ضلع جسر و ضلع ندیہ میں کثرت سے تاڑی ہوتی ہے جلع جسر میں لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ جس کے مکان یا زمین میں ایک سو درخت کھجور کے نہ ہوں اس کے مکان میں کوئی شادی نہیں کرتا گویا کھجور کے درخت ان کی جاندار اماسٹر صاحب کا غلط ہے میں نے بخوبی تجربہ کیا ہے کہ صبح سویرے تاڑی نشہ آور نہیں ہوتی دن کے دس بجے تک بہت عمدہ رہتی ہے اگر اس کو دھوپ میں دو گھنٹہ رکھا جائے توالبتہ نشہ آور ہوجاتی ہے میں تو خاص کرکے اس شیرہ کو جسے آپ لوگ تاڑی کہتے ہیں پینے کے لئے جاڑے کے موسم میں ضلع راجشاہی مرشد آباد جاتا ہوں اور دوبارہ برابر وہاں رہتا ہوں کسی قسم کی نشہ آور نہیں ہوتی۔

("مولوی محمد عبدالرحیم" موضع المبوہا ڈاک خانہ راج گاؤں بیر بھوم)

(۱۰ اپریل ۳۲ء سہ)

تاڑی کی تشریح

اہلحدیث کے کسی پرچے میں تاڑی کو دو قسم لکھا گیا ہے ایک بے نشہ حلال، دوسری بانشہ حرام، اس کی مزید تحقیق تاڑی والے علاقے سے دریافت کی تھی جس کے جواب میں مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی کا خط آیا ہے جو درج ذیل ہے۔

پرچہ اہلحدیث میں تاڑ کے ما حصل پینے پر استفسار تھا ہمارے علاقے گجرات میں درخت تاڑا اور درخت خرما ان دونوں سے ایک قسم کا عرق برآمد ہوتا ہے جو شریعت سے بھی زیادہ شیریں ہوتا ہے اس کو حفاظت سے دن بھر رکھیئے بلکل نشہ نہیں آتا اس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ تاڑ یا لھجور کے درخت کو چھید کر شام کو ٹھنڈے پھر ایک برتن مٹی کا باندھ دیتے ہیں اس درخت میں سے قدرت نے ایک وقت رکھا ہے اس وقت اس میں وہ عرق اس طرح ٹپکتا ہے جس طرح شیر دار جانور کا دودھ تھن میں بھر کر ٹپکنے لگتا ہے فرق اتنا ہے کہ دودھ نکالنا پڑتا ہے اور یہ قدرتی طور پر اثر پڑتا ہے اسے علی الصباح اتار جاتا ہے یہ سرد اور شیریں ہوتا ہے اس ہم لوگ نیر کہتے ہیں اس میں نشہ نہیں ہوتا خواہ سن کو نکلنے یا رات کو کوئی تعلق نہیں البتہ جس روز برتن باندھا جاتا ہے اس کے لئے اگر شب کو ابر ہو جاوے تو وہ نیر اپھٹ جاتا ہے رنگ بھورا ہو جاتا ہے ترشی آجاتی ہے اس میں نشہ ہو جاتا ہے لیکن وہ نیر اسرد صاف، شیریں، اس میں ہذاۃ نشہ نہیں ہوتا بلکہ اس کو دھوپ میں رکھا جاوے یا آگ پر تو اس میں پھر جوش آجاتا ہے اور نشہ لاتا ہے جس درخت سے نیر اتارا جاتا ہے اس زمانے میں سیندھی نہیں اترتی، اور سیندھی کے زمانے میں یہ نہیں اترتا، ہم لوگ اس سے خوب واقف ہیں اس کے حلال ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں، الانشہ کے زمانے میں، (عبدالجلیل) دوسرے صاحب پٹنہ سے لکھتے ہیں جنہوں نے اپنا نام نہیں لکھا، ان کی تحریر یہ ہے جناب حضرت مولانا صاحب سلمہ الرحمٰن، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ،

میں نے اہلحدیث اخبار میں بابت تاڑی یہ مضمون پڑھا بعدہ اس پر تعاقب کیا اس پر آپ جناب نے مولوی پٹنوی سے دریافت کیا، واللہ اعلم   مولانا موصوف نے کیا جواب کیا کمترین بہ حثییت مسلمان ہونے کی وجہ سے تجربہ کی بنا پر تحریر کرتا ہوں کہ برتن صاف بعد غروب آفتاب درخت سے شاخ دھو کر باندھ دیں طلوع آفتاب سے پشتر اتار کر استعمال کریں اگر برتن غیر صاف یا گرمی پہنچنے سے ذرہ برابر جھاگ آجاوے تو بوجہ جھاگ نشہ آور خواہ تھوڑی یا ذیادہ مقدار ہو جاوے گی۔

(اہلحدیث یکم مئی ۱۹۳۲ء سہ)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص433

محدث فتویٰ